

ہفت روزہ افشا



نمبر (۹) مطبوعہ ۲ مارچ ۱۹۲۲ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

دستور العمل خجائو افشا

قیمت سالانہ ایل شہر سے
ایضاً بیرونی ت سے خط وصول کرنا
۱۰۰ روپے سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر نہ کیا جائے
ایک شخص کے نام سے کاپی سے نام حاصل ہونے پر ایک کاپی نہ لے
ایسی حالتیں - حالت میں قیمت پیشگی کی جائے گی +

ایک ڈیوٹر کیل

میں تبیں خداوند کی قسم دینا ہوں کہ یہ خط ساریہ
تقدیر میں پڑھاؤ - ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل
میریج و سہ آئین + آئینوں ۵۰ ۲۵ ۱۰ +
بول رہے ہیں نے مسیح کا کلمہ بول ہو کر اس وقت آئی تھی
جس دن کو انجیل و تلمیذ بخش خطوط لکھے اور مجھے عہدہ
میں شامل میں آتی تھی کہ ایک سیدی میں میں رہتا تھا

اور پڑنے اور سننے والوں کو ان سے روحانی نوید عظیم حاصل ہوتی
ہیں + پھلوس کے علاوہ سچ کے دیگر رسول کے لکھے ہوئے خطوط
عام میں پھیل میں شامل میں جو سب کے سب لہام سے لکھے گئے
میں کیونکہ وہ خدا کے مقدس لوگ روح قدس کے ہوائے ہوش
تھے + ان تمام خطوں کا مقصد عظیم یہ تھا کہ ان کے خالق
سے سب کی کلیسیا میں مسیح خداوند کے ایمان و عرفان میں ترقی کریں
+ ان میں ہی کی تعلیم و تاقین سے بہرہ یاب ہوں + اب بھی دنیا
ان کی تعلیم کے ذریعہ سے جو سب ایمان و محبت سے بہرہ
ہوئے وہ ان سے عموماً یا خصوصاً لکھے جاتے ہیں - اپنے
جو جنسوں کو فائدہ عظیم پہنچاتے + اور ان کے دلوں کو نیکی اور
پنداری کی طرف ابھارتے ہیں - چنانچہ دینو ایک انگریزی
فنی ہونی چھی مطبوعہ سیدی ایک بزرگ خادم الدین کی معرفت
ہمارے پاس آئی تھی جو خصوصاً ہندوستان کی دیو کی کلیسیا
کے لئے نہایت نصیحت بخش تھی + اور ہم اپنے ارد گرد ان سیدی
بعد ازیں کے فائدہ لئے اس کا ترجمہ اردو زبان میں اس کے مروج
نوافشاں کرتے ہیں + یہ تعین کرتے ہیں کہ کبھی ان کی انجیل
اس کو بغور و چھی پڑھ کر ان کو اس کی برکات سے

ایسی مسیحیوں کیلئے ایک خط عام
عزیز بھائیو
سطور ذیل کا مقصد کر نہیں کہیں نبی
ایسی (۱۰۰) ہر مذہم کو یہودیافت کرنا نہایت مدد دہی ہو کہ وہ
سورہ میں جو اپنے کو کسی کہتی ہو سب حالت - سب شہ - عمل -
اور نقص کیا ہو + اس مقدس میں ہماری ہدایت کے لئے اس کی
ایک خوبصورت تصویر خدا کے عقائد میں ہمارے سامنے پیش
کی ہے - اعمال ۲ - ۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ -
اسے اس تصویر کے تحت خالی خط پڑھو و نظر کریں +
اس گروہ کا کائناتی شوشن + صلہ بطور ہونے کے ضرورت
کا بندہ ہونے کا اقرار کرتا ہوں - بالظہرت اس کی اس تعمیر قوانین
اور اصول پر بنی ہوگا جیسا کہ کلام اللہ میں مذکور ہے کہ میں
اس کی بابت دو سال نہیں ہو سکتے + اور یہ ہی صحیح صحیح خدا
ہو جس پر سب سے پہلے کسی فرقہ کا یہ ہوا کہ میں بتلایا گیا ہو کہ
خداوند نے پطرس کے ہاتھ کی بات کو خوشی سے قبول کیا -
میں نے یاد - خداوند نے اس کو یہ بات سے متقبل کیا

انہوں نے ہستیا کے ذریعہ اپنے ایمان کا عذابہ اقرار کیا۔ یہ بہ لوگ سچی کی بیٹی میں قبل کئے گئے۔ اور ان کے بعد کے چال چلن نے ان کے اقرار کی سچائی کو ثابت کر دیا۔ لکھا ہے کہ وہ رسولوں سے تسلیم پائے۔ اور ان سے صحبت کئے میں گئے رہے۔ یوں انہوں نے اپنے ایمان کے استقلال اور طاقت کو ظاہر کیا۔ وہ صریحاً سچائی کو پایا کرتے تھے۔ اور اس کی پہچان میں اور زیادہ جتن کرنے کے مشتاق تھے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ اسی غرض سے اپنے سلم رسولوں کے ساتھ صحبت رکھتے تھے۔ ایسا کرنے میں انہیں کچھ کم آرائش برداشت کرنی نہ پڑی ہوں گی۔ کیونکہ رسول جن کے ہونہ پر وہ اپنے کو بنا چاہتے تھے یہودی قوم کے پیشوا کی نہایت دشمنی اور تحسب کا مورد تھے۔ ان لوگوں کی سچائی اور دینداری کی ایک اور دلیل ان کے الہی قوانین کی اعلیٰ عزت اور قدر کرنے سے ملتی ہے۔ ان کی بابت یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ ہر روز عبادت کے لئے سبیل میں اکٹھے ہونے لگے۔ دعا مانگا اور نجات دہندہ کی جاں نثاریت کو یاد کرنا ہی ایک نبی معلوم ہوتا ہے جس میں وہ جیتے رہتے تھے۔ ان کے مذہب کی الہی جانب کے لئے اس عقیدے میں ہے۔ اور اس کی انسانی جانب پر نظر کرتے ہوئے ہم معلوم کرتے ہیں کہ اس سمت میں بھی ان کا چال چلن کچھ کم عمدہ اور کم قابل سپردی نہ تھا۔ اگرچہ مس گروہ میں ہر ایک وضع کے آدمی ضرور شامل ہوتے ہوں گے۔ تاہم انکی نسبت یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ مشتق اور ایک دل تھے۔ وہ ذات کے فرق و امتیاز سے باطل ناواقف تھے۔ وہ معلوم کرتے تھے کہ وہ مسیح سوع میں ایک ہیں۔ روح کی اس بجاگت سے وہ دنیوی ملکیت و اسباب کی شراکت پر حیات کئے گئے۔ ہم چہتے ہیں کہ وہ ساری چیزوں میں شریک تھے۔ وہ اپنی ملکیت پر کرم ایک کی صورت کے معاف سب کو بانٹ دیتے تھے۔ زیادہ محبت و مہربانی علی مہدوی سیر یا سخاوت اور دلی بجاگت ان کے باہمی برتاؤ کو مشخص کرتی تھیں۔ یوں وہ سچ سچ مسیحی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ایسی زندگی ان کے پاس

کے لوگوں پر ایک پر زور اثر پہنچانے میں نا کامیاب نہ ہو سکتی تھی۔ لہذا ہم پڑھتے ہیں کہ وہ سب آدمیوں کے نزدیک عزیز تھے۔ غیر اماندار گروہ کے لوگ ان کی تعریف کرتے تھے۔ وہ انہیں نیک دیندار اشخاص جان کر عزت کرتے تھے۔ گو کہ دنیا گری ہوئی ہے۔ تو بھی وہ دیندار و خدا پرست کو قطعاً چاہتی ہے۔ اب اس کل کے اعلیٰ درجہ پر ملاحظہ کرو۔ انہوں نے نہ صرف آدمیوں پر تاثیر پہنچائی۔ لیکن بادب کہا جاتا ہے کہ خود خدا پر بھی انہوں نے اس کو بھی اپنی سرگرم دعا۔ اور پاک جوش ملی سے دھو کر کھانے کے کام کے لئے حرکت کیا۔ خدا نے یہ کام کیا کیونکہ بیان کیا گیا ہے کہ خداوند ہر زمان کو جنوں نے محبت پائی کلیسیا میں ملتا تھا۔ وہ خود برکت یافتہ ہو کر اپنے مہمنوں کے لئے ایک برکت ثابت ہوئے۔ یہ مسیح میں سچے ایمان کی تاثیر اور نمایاں ہے۔ اس کا نہایت ملہی اور مناسب انجام خدا اور انسان کے لئے محبت پیدا کرنا ہے۔

پہلی سچی کی بیٹی کی حالت اور شخصیت اس طرح کی تھی۔ یہ ہمارے سامنے بطور ایک نمونہ کے سپردی و تقلید کرنے کے لئے رکھی گئی ہے۔ اس کی روح اور اصول عظمت خدا کے لائق تھے۔ اب اس لئے تھا کہ وہ رسولوں اور نبیوں کی نیو پر جہاں یہ مسیح آپ کے کارنامے اور تعمیری گئی تھی۔ ان سببیوں کو جو کچھ وہ تھے ایمان اور محبت نے بنادیا تھا۔ مسیحیت کی کیسی ایک زندہ تصویر انہوں نے ہمارے سامنے لکھی ہے۔ میں لکھتا ہوں کہ اس پر نظر کرتا۔ اور ہر وقت جب میں اس کو دیکھتا۔ پہلے سے زیادہ متعجب و متحرف ہوتا ہوں۔ یہ ہم کہنا عجیب ہے کہ وہ مختلف تاثیریں میرے دل میں پیدا کرتی ہے۔ یعنی خوشی۔ اور اُداسی۔ خوشی اس لئے کہ وہ اس الہی فضل کی طاقت کی ایک موثر دلیل پیش کرتی ہے جو گنہگاروں کو مقدس۔ تائیدی کے فرزندوں کو نور اور محبت کے فرزند بنا دیتی ہے۔ اُداسی اس لئے کہ جب میں اس تصویر کو دیکھتا ہوں مسیحی کیونہی کے ساتھ جس سے میں بخوبی تمام واقف ہوں

اور جس کے لئے میں نہایت متفکر و متعلق ہوں مقابل کرتا ہوں۔ اور دونوں کو دیکھتا ہوں۔ تو ایک متواضع اور شغول کار۔ اور دوسری نا تجربہ کار اور سست نظر آتی ہے۔ ایک کی صورت کامل۔ اور دوسری کی ناقص دکھائی دیتی ہے۔ یہ گویا یہ تصویریں ایک ایسے آدمی کی شکل کا نقشہ دکھائی ہیں۔ جو ان ہر دو کی غرضی کا جو ہم ذکر کر رہے ہیں خلیہ نما ہے۔ وہ اب ہم اپنی نظر اس پر ڈالیں جو کہ دینی سچی کی بیٹی کا نقشہ بتلاتا ہے۔ یہاں ایک سر پر جو علم و عقل کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن وہ مست اور بھاری نظر آتی ہے۔ یہاں ایک چہرہ بھی ہے جو محبت و خیر خواہی کا اظہار کرتا ہے۔ لیکن وہ غمناک اور کربہ دکھائی دیتا ہے۔ یہاں آنکھیں موجود ہیں جو امتداد و امید کا اظہار کرتی ہیں لیکن وہ چھوٹی اور دھندلی معلوم ہوتی ہیں۔ روحانی نفاق اور شہر بینی خصل کا اظہار کرنے والے ہوتے ہیں۔ اور ہوش میں لیکن وہ موٹے اور بے ڈول لگتے ہیں۔ یہاں ہاتھ میں جو خدا کے لئے کام کرنے کی طاقت ظاہر کرتے ہیں لیکن وہ ڈبلے اور کا پتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ طاقت اور چالاک کا اظہار کرنے والی ہاتھیں ہیں۔ لیکن وہ گروہ اور اوجھل ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ یہ ہمارے لئے ہے۔ یہ دونوں تعینات پاس پاس رکھی ہوئی بالیقین دلچسپ اور مشتبہ نہیں لکھی دیتیں۔ اور ایسے لگ بھی جو میں جو سچا لکھنے کے لئے نہیں کر سکتے۔ وہ اس کو بالکل بھولتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں تو ایسے لوگ موجود ہیں جو دینی سچیتوں کی حرج کی عبادت نہیں دیکھتے۔ وہ ان کو صرف ایک دھوکہ بازوں اور بکاہوں کا جھنڈ خیال کرتے ہیں۔ میں بانسوس کہتا ہوں کہ وہ جرم سے یہ سلوک کرتے ہیں اکثر ان لوگوں میں سے ہیں جو انکو سچی کہتے ہیں۔ یہ حقیقت کہ ہم نے مسیحیت کے لئے اپنے ابا بانی صاحب کو ترک کر دیا انہیں ہماری نسبت تشکی ہونے اور حقیر جاننے کا باعث ہوئی ہے۔ ان لوگوں کا ہم سے یوں سلوک ہونا خفا جان سے جو کہ بہتری کی امید تھی ایک دردناک امر ہے لیکن باخبر ہوں کہ یہ مفاد نہیں جو آدمیوں کا جس مزمع ہونا

جان بکراں پر متوجہ ہوں۔ اور یہ ہمارے سبھی خاندانوں پر جو برکت نازلے کا باعث ہوگا وہ کچھ کم نہ ہوگی۔ ایک بات اُردو ہے یعنی یہ کہ ہم کو سب سے زیادہ کی حفاظت کی جواک آرام اور خوشی کا دن ہے نہایت ہوشیاری و خبرداری کے ساتھ ضرورت ہے کہ جو لوگ خداوند کے دن کی تعلیم و عزت کرتے ہیں ان کے لئے بڑے اعلیٰ اور افضل وعدے کئے گئے ہیں۔ ذاتی ترقی کے لئے بہر چند وسائل ہیں۔ اور یہ ساری سبھی جماعت کی ذمہ داری ہے کہ آسمانی باپ کے ساتھ رفاقت و یگانگت میں رہنا اس کے فرزندوں کے ساتھ جو زمین پر ہیں یہی رفاقت و یگانگت میں رکھنے کا "تب" ہم چاہیں گے۔ اور یہی ہمیں چاہیے گے۔ اور اس زمین کو سیوؤں سے محفوظ کریں گے۔

سچ میں تمہارا بھائی
بہنہ شہزادہ

مسئلہ

بقیہ تکلیف حثہ

نمبر مسئلہ نجات

امرواؤل

نجات اپنے اعمال سے ہر
یا خدا کے فضل سے؟

جواب: اگر فضل سے ہے۔ تو اعمال سے نہیں۔ اور نہ فضل
فضل نرسہ گا۔ اور اگر اعمال سے۔ تو فضل پر کچھ نہیں۔ تو

عمل نرسہ گا۔ (ردم ۱۱)۔
پانچویں روز کے ساتھ میں مرزا صاحب نے نجات کے بارے میں سوئے بھری آیت "ابیش کی ہے۔" یعنی "کہا، انہوں نے ہرگز جہشت میں نہ ہوگا۔" اگر وہی شخص جو یہودی ہوگا۔ یا نصرانی ہوگا۔ یہ ان کی حقیقت آرزو ہے کہ لاؤ ہرمان اپنی گرت پتے ہوئے مرزا صاحب کہتے ہیں۔ "اس مقام میں اللہ جل شانہ نے صیائوں اور یہودیوں کی نسبت فرمادیا کہ وہ اپنی اپنی نجات یا ملی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ صرف ان کی آرزو میں ہیں۔ اور ان کو ان کی حقیقت جو زندگی کی روح جو ان میں سرگزشتی میں جاتی ہے یہ کہتا ہوں کہ اگر مرزا صاحب کا یہ دعویٰ عرب کے یہودیوں اور صیائوں کی حیات اور جہانی کی وجہ سے ان لوگوں کے برخلاف کیا گیا تھا۔ تب تو کچھ مضائقہ نہیں۔ کیونکہ سورہ بقرہ آیت ۱۱۱ میں محمد صاحب مسلمانوں اور یہودیوں اور عیسائیوں۔ اور صابین کی بابت یوں کہہ چکے ہیں۔ کہ یہ سب اگر یقین لادیں اللہ پر۔ اور پچھلے دن پر۔ اور کام کرں نیک۔ تو ان کو ان کی مزدوری اپنے رب کے پاس۔ اور ان کو ڈیڑھ۔ اور نہ وہ سے غم کھاویں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ محمد صاحب کی سمجھ میں یہود اور نصارا ایسا نہیں کرتے تھے۔ اور اس لئے آپ نے ان کا دعویٰ ناپست کیا۔ بلکہ اگر مرزا صاحب کا یہہ گمان ہے۔ کہ محمد صاحب نے اس راہ نجات کو بھی حقیقت کہا ہے۔ جو تورات اور عہد نخیل میں خدا تعالیٰ نے بنی آدم کے لئے ظاہر کی ہے۔ تب تو محمد صاحب جتنی گواہی اور تصدیق کا اعتبار ضائع کر گئے جو انہوں نے تورات اور نخیل کی بابت دی تھی۔ کہ وہ انسانوں کے لئے آسمان سے نازل کی ہوئی ہدایت اور روشنی ہیں۔ اور بھی معلوم ہو۔ کہ جو نجات کی سورہ بقرہ کی آیت ۱۱۱ میں پیش کی ہے۔ وہی یہودی اور عیسائیوں کے دعویٰ مسطورہ ہلاکے جو اب میں دلیل نجات پیش کرتی تھی۔ یعنی انہیں نہیں جسے تبلیغ کیا منہ پنا اللہ کی طرف ان کی اس کو مزدوری اس کی اپنے رب کے پاس اور نہ ذرا ان پر اور شان کو غم نہ (آیت ۱۱۱) غرض کہ اس جواب سے

محمد صاحب نہ تو مسلمانوں کو نجات میں شامل کرتے۔ اور نہ یہودیوں کو خارج کرتے ہیں۔ بلکہ عام طور پر اور ان دونوں کو بھی شامل کر کے کہتے ہیں۔ کہ جو کوئی ایسا کرے وہ نجات پاوے گا۔ سورہ بقرہ کی آیت ۱۱۱ جو اسی نقل کی گئی ہے۔ اور جو یہودیوں اور عیسائیوں کے دعویٰ کے جواب میں تھی۔ اس پر مرزا صاحب نے یوں تقریر کی ہے۔ کہ نجات اس کو ملتی ہے۔ جس نے اپنا سارا وجود اللہ کی راہ میں سوپ دیا۔ یعنی اپنی زندگی کے نیک کاموں میں مشغول ہو گیا۔ اور ہر ایک قسم کے اعمال حسنہ بجا لانے لگا۔ وہی شخص جس کو اسکا اجر اس کے رب کے پاس سے دیا جائے۔ اور ایسے لوگوں پر نہ کچھ ذکر۔ اور نہ کبھی غلغلہ ہو سکے۔ یعنی وہ پورے اور کامل طور پر نجات پا جائیئے۔ اور حقیقی نجات وہ ہے۔ جو اسی دنیا میں اس کی حقیقت نجات یا بندہ کو محسوس ہو جائے۔ اور وہ اس طرح پر کہ نجات یا بندہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ توفیق عطا ہو جائے۔ کہ وہ اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دے۔ اور یہ توفیق اس وقف میں غیر خود اس کی کیا ضرورت ہے؟

واضح ہو کہ یہہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ جو قرآن ہی سے خصوصیت رکھتی ہو۔ دنیا میں ہر مذہب کے بانی نبی کا انجام بھلائی۔ اور بدی کا انجام ملامت بتلائے گئے ہیں۔ اب چونکہ مقابلہ نخیل و قرآن کا ہے اس لئے:-

اقول اس کا مساوی نخیل سے پیش کیا جاتا ہے چنانچہ اپنے وجود کو خدا الہی پر چھنے کے لئے وقف کرنا۔ اور نیک کاموں میں مشغول ہو جانا نخیل میں جیسی خوبی کے ساتھ فرمایا گیا ہے۔ خداوند سبحان نے کہا۔ کہ خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل۔ اور اپنی ساری جان۔ اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر دے۔ پہلا اور بڑا حکم ہے۔ اور دوسرا اس کی مانند ہے۔ کہ تو اپنے بڑی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو۔ اپنی دو حکام پر ساری شریعت اور سب نبیوں کی باتیں موقوف ہیں (متی ۲۲: ۳۷-۳۹) اور تاکہ اس دنیا میں رہنے والوں کو یہ بات خوب سمجھ میں

آجائے۔ یوحنا رسول لکھتا ہے کہ جو کوئی دنیا کی محبت رکھتا ہے اس میں باپ کی محبت نہیں کیونکہ ہر ایک چیز دنیا میں ہے۔ یعنی جسم، شہوت اور آنکھوں کی بری خواہش۔ اور زندگی کا جھوٹا فریب سے نہیں پر دیا ہے۔ اور دنیا لگ جاتی ہے اور اس کی شہوت بھی۔ لیکن جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے وہ اب تک رہتا ہے۔“ (نامہ اول یوحنا ۲: ۱۵-۱۶) اور پھر جو توفیق خدا اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے۔ اور جس کے ان کو وہ اپنے میں محسوس کر سکتے ہیں اس کا پتا دیگیا ہے کہ اگر آدمی بانی اور روح سے پیدا نہ ہو۔ تو وہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہو نہیں سکتا۔ جو جسم سے پیدا ہوا جسم ہے۔ اور جو روح سے پیدا ہوا روح ہے (یوحنا ۳: ۱۵)۔ ایسے لوگ اپنی نجات کو جانتے ہیں اور جیسا پطرس رسول لکھتا ہے کہ کوشش کرو کہ تمہاری دعا بہت اور بزرگی ثابت ہو۔“ (پطرس ۱: ۱۰) وہ اپنے لئے اور آرزوئیں پر بھی اپنا نامی چڑھا ثابت کرتے ہیں۔

پھر مرزا صاحب محمد صاحب کی زندگی کو اس طرح کی دفع کردہ زندگی کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ اور سورہ انعام کی آیت ۱۳ کا حوالہ دیتے ہیں کہ کہہ فلا میری۔ اور عبادتیں میری۔ اور زندگی میری۔ اور موت میری تمام اس اللہ کے واسطے ہیں۔ جو رب ہر عالموں کا وغیرہ۔ مگر جانتا چاہئے کہ محمد صاحب کی زندگی اور موت اللہ کے واسطے نہ تھیں۔ ان کی زندگی میں کیا خصوصیت تھی؟ ایک خدا کو ماننا۔ اور لڑائی کرنا۔ اور دنیا حضرت کا تو معمولی تھا۔ اپنی آئی سے فوت ہو گئے تھے جب طبع ان لوگ مرنے میں۔ برعکس اس کے دیکھو خداوند کی زندگی جو اس نیک رفتار کا کامل نمونہ ہے۔ چنانچہ اس نے فرمایا کہ میں اپنی مرضی کو نہیں۔ پر باپ کی مرضی کو جس نے مجھے بھیجا چاہتا ہوں (یوحنا ۵: ۳۰) اور کام بھی ویسے کئے۔ اور تعلیم بھی دی دی۔ جو خدا کو زیب دیتے ہیں۔ نہ ایسی کہ لوگوں کے خون میں ہاتھ رنگنا۔ اور دوسروں کا مال لوٹ لینا۔ اور دوسروں کے عیش میں رہنا اور کہہ دینا کہ یہ سب خدا کے

سے ہوتا ہے۔ ہاں ہاں۔ دیکھو اس نے ان کو جو خدا کی راہ میں لوگوں کی جانب سے مارا جاتے تھے۔ دھکیلا۔ اور منع کیا۔ تکمیل نہیں جانتے کہ تم کیسی طرح کے ہو۔ (لوقا ۹: ۵۴-۵۶) بہت پرست عربوں کے کعبہ کی تعظیم کرنا۔ اور کہنا کہ خدا کے لئے کرتا ہوں۔ ایسے کام سچ نے اپنے سے دور رکھے۔ اور انکار اس کو بھی رہایت کی۔ کہ ایسے کاموں سے دور رہیں۔ اور اپنی موت کی بابت بہہ کہا کہ میری مرضی نہیں۔ بلکہ تیری مرضی کے مطابق ہوتا (متی ۲۶: ۳۹)۔ پس جو کہ محمد صاحب نے کوئی نئی بات نہ بتلائی تھی۔ اور انجیل سے ان کا سادی پیش کیا گیا ہے اس لئے یہودیوں اور عیسائیوں کے سامنے ایسا طریق پیش کرنا جیسا محمد صاحب نے کیا۔ اور جس کی مرزا صاحب تائید کرتے ہیں فضول ہے۔ ان کی کتابوں میں یہ نجات موجود ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اس کو حاصل کریں۔

اب میں مرزا صاحب والی نجات کی علامتوں کے سادی علامتیں بھی انجیل سے بیان کرتا ہوں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ”مہدئس کے الہ جل شانہ اس نجات کی علامت اپنی کتاب کریم میں لکھتا ہے سورہ یونس ۱۰۷ یعنی خبر دو تحقیق وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے دوست ہیں ان پر نہ کوئی ڈر ہے۔ نہ بورنہ و فلیگین ہوں گے جو لوگ یقین لائے اور وہ پرہیز کرتے ان کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس دنیا کی زندگی میں اور نیز آخرت میں شرفی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ خواب اور لہام کے ذریعہ سے اور نیز کائنات سے ان کو بشارتیں دیتا رہیگا۔“

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے خوابوں اور لہاموں کی گنجائش کے لئے اس آیت سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ افسوس اتنا ہوا کہ سارے مسلمانوں میں یہ عقائد اس زندگی میں نہیں دیکھی جاتی اور نہ ان کو خود محسوس ہوتی ہے۔ ورنہ مسلمان اس امر کو ایک معمولی بات جان کر مرزا صاحب کی باتوں کو مان لیتے جو وہ اپنی نہایت کہنے رہے ہیں۔ پھر اگر بشری کا مطلب اس زندگی میں خوابوں اور لہاموں سے ہے تو آخرت یعنی تیز

زندگی میں بھی اس کی ہی غرض ہوگی لیکن اس زندگی میں یہ نہیں اور خوابوں کی کیا ضرورت ہوگی اور وہاں وہ کس بات کی تائید ہوگی؟ اس نے حتی المقدور قرآن میں تلاش کیا جو تفسیر زندہ نے اس آیت کی کی ہو اسکی کسی اور جگہ سے تائید یا تفسیر ہو سکے مگر کوئی مقام ایسا نہ پایا۔

باقی آئندہ (پادری جی ایل عطاء اللہ اس گزاردہ)

نیٹو کرشن

مسلمان حیثیوں کی ہمدردی

نمبر گزشتہ کو مقام مبینی ایسی ایک مجلس جمع ہوئی جس میں شہر کے ایسے لوگ جمع ہوئے جو مسلمانوں میں سے بھی گئے ہیں۔ یہیں سمجھتا ہوں کہ ایسے سب لوگ اس شہر کے اس میں شریک تھے۔ جو ان دنوں وہاں موجود تھے عرفہ تین تشریف بلائے جو یا تو مبینی میں ان دنوں موجود تھے۔ یا جنہوں نے خبر نہ لی۔

مقصد اس کمیٹی کا یہ ہے کہ ایسے لوگوں کی ہمدردی اور امداد کرے۔ جو مسلمانوں میں سے بھی ہوئے ہیں۔ یا آئندہ ہوں۔ اور ان کی اولاد و احادی۔

بندہ اس مجلس میں شریک ہو کر نہایت غلط ہوا کہ وہ سب جہانی نہایت گرجا بنی کے ساتھ ایک دوسرے سے ملے اور سب نے بالاتفاق اس مجلس کے مقصد اور نفع ہونے کی ضرورت کے بارے میں بڑے جوش و خروش کے ساتھ گفتگوئیں کیں۔ اور بالاتفاق قرار پایا کہ ایسے ایسے سب سے یہیں بہت ہی محتاج اس بات کے ہیں کہ ان کی ہمدردی اور غمگساری کی جائے۔ اور یہ بھی کہ ایسے لوگوں کی جو سلازوں میں سے بھی ہوئے ہیں ہمدردی اور غمگساری جیسی دیئے ہی لوگ بہت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ کہ وہی لوگ اپنے بھنس

ریورٹ سوسائٹی

ترقیخواہ تعلیم و تربیت مسیحیان ہند

۱۔ اردو تھراس سے پہلے اس پورے ملک کے لکھنے کا تھا لیکن چند قوی سبب مانع ہوئے جن کا ذکر بغیر ایک مختصر رپورٹ لکھی جاتی ہے۔ تاکہ ناظرین سچی بحالی خصوصاً جو چند وغیرہ سے امداد فرماتے ہیں سوسائٹی کی کارروائی اور یہ وہ انتظام کی نسبت اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔

۲۔ پچھلے دو برسوں میں رائے پور سے شروع کر کے ملک متوسط اور ملک مغربی و شمالی اور اردو اور پنجاب اسپرٹل ریڈیا کے لکھنے ہی مقاموں پر بڑے بڑے اور چھوٹے چھوٹے شعبوں میں سیمینوں کے بلکہ وہ کانفرنس اجلاس اور آباد اور ایک سنہ نو دیانہ میں ایسی عیسائیوں کے لوگوں اور لوگوں کی تعلیمی خصوصاً اعلیٰ درجہ کی تعلیمی حالت سکولوں اور یوتھوں اور نقوشوں سے دکھائی گئی۔ اور شکر گزاشی کے ساتھ ظاہر کیا گیا کہ یوتھین و امپریکن شمری صاحبوں نے ازراہ مہربانی بہت سے سکول اور کالج اور بورڈنگ ہوسٹل اور دوستوں اور اہل علم اور ان کی تعلیم اور تربیت کے لئے جابجا جاری اور تیار کرتے ہیں۔ اور وہ بڑے بڑے اسباب بھی بیان کئے جن کے بارے میں ہندوستان سیمین تعلیم اور تربیت علوم عام اور خاص خصوصاً درجہ اعلیٰ میں اپنی ملکی دوسری مشاہیر قوموں سے کٹر اور فزور اور پس ماندہ ہیں۔ پھر ان کے علاج۔ اور اس سوسائٹی کے قیام پرانے کی ضرورت۔ اور جگہ جگہ ایک ایک کیشل کیشین کے مقرر ہونے کی حاجت۔ اور دونوں کے لئے ایک کیشل فنڈ جمع کرنے کی اشد ضرورت بھی دکھائی۔

۳۔ ان امور کو نہ صرف لکچروں کے وسیع عام جلسوں میں بیان کیا گیا بلکہ خانگی طور پر خاص ملاقاتوں کے وقت ان باتوں کی بابت بات چیت ہوتی رہی۔ اور ان

لکھنے نقطہ خوش رنگ ہے اگر کوئی صاحب اردو اور کرم اور قوی ہمدردی سے ان نقوشوں کی تعداد دیکھ سکیں۔ اور دیکھا دیں۔ کہ ہندوستان میں کتنے نیو کیشن بی ایس یا ایم۔ اے اور کتنے ڈی ڈی پاس شدہ اور کتنے قانون دان۔ اور کتنے ڈاکٹر اور کتنے انجینیر اور میوزی اعلیٰ درجہ کے امتحان پاس شدہ ہیں۔ تو بڑا احسان ہو گا۔ اور میسائیں کو بڑا فائدہ پہنچے گا۔

(بندہ مصدق)

چشم مار و شن۔ دل بات

شمالی اور وسط ہند اس لیے جو بڑے ملک کے کمریوں کا جو اردو یا ہندی زبان رکھتے ہیں، ایک جگہ جمع ہونا بلکہ ان کی طرف سے مینجنگ کمیٹی کا بھی ایک جگہ اکٹھا ہونا کتنے ہی اسباب سے بہت مشکل تھا اس لئے اچھا جو اکثرین جگہ ایک کیشینل مین کیشیاں ترقی پائی ہیں۔ پنجاب کے لئے لاہور میں اور ملک مغربی و شمالی و اردو کے لئے الہ آباد اور ملک متوسط کینٹنل انڈیا وغیرہ کے لئے ناگپور میں کام شروع ہوا ہے۔

ماس تفریق سے ایک ہی بات کا اندیشہ ہے کہ ایک کمیٹی کی کارروائی دوسری کمیٹی کی کارروائی کے مخالف اور حریف نہ ہو میری سمجھ میں سرپرست اس کا علاج یہ کرنا اچھا ہے۔ کہ جس طرح لاہور کے بیدار منتر سیکرٹری صاحب نے پچھلے جلسہ سے اپنی مجلس کے قواعد اور کارروائی نو افشاں میں چھاپی ہے۔ اسی طرح الہ آباد کی کمیٹی اپنے قاعدے اور کارروائی نو افشاں میں چھاپ کر ہے۔ اور ناگپور والی کمیٹی رتنام کی اخبار گیارن پٹرکا میں۔ اور یہ بھی بہت مناسب اور ضروری ہے کہ صاحبان پیکر وری دوسری کمیٹیوں کے قواعد اور کارروائی نو افشاں کو اپنی اپنی کمیٹیوں میں پیش کیا کریں۔ تاکہ باہمی مخالفت سے محفوظ رہیں بلکہ ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاوے۔ (بندہ مصدق)

لوگوں کے احوال اور ان کے دلچسپ حروف سے۔ اور ان کے علاج سے جیسے واقف اور ناظر ہیں۔ اور جو کچھ وہ ان کی پوری کر سکتے ہیں ویسی دوسرے لوگوں سے ہونا غیر ممکن ہے۔ اور اس واسطے بالاتفاق قرار دیا۔ کہ یہ کمیٹی قرار پائے اور اس میں ایسے لوگ ممبر ہوں۔ جو مسلمانوں میں سے بھی ہوتے ہیں۔ اور یہ جو ان کی اولاد اور احباب ہیں۔

مجھے امید ہے کہ یہ مجلس قائم ہے۔ اور اپنا کام بھر پور کرتی ہے بلکہ یہ چاہتا ہوں۔ کہ یہی کے سوا دوسرے شہروں اور تحصیل میں بھی ایسی مجلسیں قائم ہوں جہاں جہاں ایسے ایسے چار پانچ خاندان بھی رہتے ہیں۔ بلکہ جہاں جہاں ایک دو خاندان ہیں وہ اپنے نزدیک کی کسی مجلس میں شریک ہو جائیں۔ تو بہت ہی مناسب ہے۔ کہ جی امید ہے کہ ایسے ایسے لوگ اپنے پچھلے لوگوں کی خاطر خواہ دہندگی اور صاحب کے وقت دستگیری ضرور کریں گے۔ (بندہ مصدق)

نیو کیشنوں کو متحد کرکے کیشل کانفرنس

سبق لینا چاہئے

پچھلے نور افشاں ۲۶ جنوری سنہ رواں کے صفحہ ۲ کے کالم ۲ و ۳ میں محترم ریو کیشنل کانفرنس کی ایک خبر لکھی ہے۔ کہ سر سید محمد صاحب نے ایک ایک مسلمانوں کی تعلیم پر توجہ دی ہے انہوں نے بہت بڑا ایک نقشہ کھینچا دکھایا کہ ہندو گریجوٹیشن و پیٹرن انجینیر پاس شدہ یونیورسٹی کا نمبر آف لٹس سرخ درج کیا اور مسلمانوں کی تعداد بہ نسبت شکستہ چند انہوں میں سبز رنگ سے ظاہر کی ہے۔ اور صاحب پیکر ارٹس دکھایا کہ مسلمان ہندوؤں سے عام میں کچھ پرچھے ہیں۔

اس لیے ہم ہندوستانی سیمین کو سوچنا اور تحقیقات کرنا چاہئے کہ کچھ مسلمانوں کی تعداد چند انچ تو ہے۔ پر یہ بھی تعداد

تحریرات بھی ہوتی رہی۔ ان باتوں کے علاوہ خلاصہ مختصراً نام ایک رسالہ میں بھی ان باتوں کو چھاپ کر ان ممالک میں جا بجا پھیل گیا۔ پیچھے اُس کے اس سوسائٹی کے قواعد کا ایک مسودہ بھی جا بجا پھیلا اور مشتہر کیا گیا۔ اس کے سوا صاحب مہتمم اخبار افغان افغان کی مہربانی سے اس اخبار میں ان باتوں اور قاعدوں کی بابت موافقین اور مخالفین کی رائیں اور بہت کچھ خط و کتابت درج ہوتی رہیں۔ اور خاص تحریرات تو اب تک جاری ہیں +

۴۔ عام قانون کے موافق اس نئی تجویز اور نئی سوسائٹی اور کمیٹیوں کی نسبت بھی ابتداء میں بڑے زور و شور سے اعتراض اور مخالفت ہوئیں لیکن اس سبب سے کہ ممبرانہ اور مخالفت نیک نیتی سے بعض ناواقفیت اور غلط فہمی کے سبب سے دانشمند لوگوں کی طرف سے ہوتی تھیں اسلئے بہت جلد رخ دفع ہو گئیں۔ اور خداوند خدا کے فضل سے ایسا نظر آتا ہے کہ اب سب بھائی تسلیم کرتے ہیں کہ بے غرض ضرورت ہے کہ غریب ہندوستانی سبھی بھائیوں کی اولاد اور اتحاد کی تعلیم اور تربیت۔ خصوصاً ان کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور تربیت کے لئے کوشش اور توجہ خاص خود ہم دینی عیسائیوں کو کرنا چاہئے +

۵۔ جیسی شکر گزاری اور قومی ہمدردی کی بات ہے۔ کہ چند مقاموں پر دور اندیش بھائیوں نے ایک کیشیل کیشیا قائم کیں۔ اور زچہ جمع کرتے ہیں بلکہ سالگہ مشتہر کیا کئے لاہور میں۔ اور مالک مغربی و شمالی داود کے لئے الہ آباد میں۔ اور مالک متوسط کے لئے ناگپور میں اسی مقصد اور مراد سے ایسوسی ایشن جاری ہوئے ہیں۔ اور حقیقت ایسا ہونا مناسب تھا۔ اس لئے کہ ان سب ملکوں کے لوگوں کا۔ بلکہ ان سب کی طرف سے ایک مینیجنگ کیشی مقرر ہو کر ان کے ممبروں اور کارکنوں کا ایک جگہ جمع ہونا بالفعل تو گویا غیر ممکن ہے کہ ایک تو ان کو سال میں ایک بار

بھی ایک جگہ جمع ہونے کے لئے زیادہ وقت درکار ہے لیکن اکثر ایسی عیسائی نوکری پیشہ ہونے کے سبب اتنا وقت نہیں پاتے۔ تعطیلوں کے دنوں میں اکثر کو زیادہ کام یا جوتا ہے۔ دوسرے نااہلی کے سبب بھی اکثر بھائیوں کو سفر دور دراز کے مصارف کی برداشت کرنے کی طاقت نہیں +

۶۔ اس جدائی سے ایک ہی بات کا اندیشہ ہے کہ ایک ایسوسی ایشن کی کارروائی دوسرے کے مخالف اور فتنہ بنو۔ لیکن جب ایک جگہ کی کارروائی کے کاغذ دوسری جگہ پہنچتے اُس وقت باہمی تصفیہ آسانی سے ہو جائیگا۔ اور اس لئے درخواست کیجاتی ہے کہ جس طرح سے لاہور کی جماعت اپنی کارروائی نور افشاں میں چھاتی ہے۔ ویسے الہ آباد کی جماعت محترم میں اور ناگپور کی گیان پتر میں +

۷۔ ان تینوں ایسوسی ایشن جاری ہونے کے بعد غور طلب یہ بات تھی کہ یہ سوسائٹی جاری رکھی جائے یا نہیں۔ چنانچہ بندہ نے بذریعہ نور افشاں کے ممبرانہ سوسائٹی سے دریافت کیا۔ لیکن اس وقت تک کسی ایک ممبر کی بھی یہہ رائے قرار نہیں پائی کہ اس سوسائٹی کی کارروائی بند کیجائے بلکہ بخلاف اس کے کیشی مقام میں سے جناب لکھنؤ و دارخان صاحب نے زچہ پہنچایا ہے۔ اور غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگرچہ مقصد ان ایسوسی ایشنوں اور اس سوسائٹی کا ایک ہی ہے۔ یعنی دینی عیسائیوں کی تعلیم اور تربیت میں ترقی دینا۔ لیکن کام اور طریقہ کار الہ آباد کا جدا ہے۔ لاہور کی کیشی نے اصل زچہ سے سکا لرشب دینا اعلیٰ درجہ کی تعلیم دینے کے لئے تجویز کیا ہے۔ الہ آباد کی کمیٹی نے اعلیٰ درجہ کی تعلیم پانے والوں کو تنے دینا ٹھہرایا ہے ناگپور کی کمیٹی ایک بورڈنگ ہوس جاری کرنے کے فکر میں ہے مگر اس سوسائٹی کا مشا سب سے نرالا حسب ذیل ہے +

۸۔ اس سوسائٹی کا مقصد یہہ ہے کہ ایک سرمایہ کشیر جمع کرے جو اصل سرمایہ کیشی خرچ نہ کیا جائے۔ بلکہ

نہ سرمایہ کا محفوظ رکھا جائے۔ صرف اُس کے سود کو قصاص سوسائٹی میں خرچ کیا جائے۔ البتہ جو سرمایہ کہ چندہ یا فوٹو شین دنیوالے کسی عام یا خاص کام کے لئے اصل خرچ کرنے ہی کے لیا دیا ہو گا وہ اسی طرح اور اسی کام میں اصل خرچ کیا جائیگا

۹۔ مقاصد سوسائٹی بہت سے صاحبوں نے نہیں سمجھے اور اس لئے سوال اور اعتراض ہوئے کہ وہ عام فطرت میں لکھے گئے لیکن سمجھ لینا چاہئے کہ جب کسی کام کی تکمیل کرنی منظور ہوتی ہے تو اُس کے حدود اور تعریف بصورت کامیہ بیان کیجاتی ہے۔ لیکن کام پہلے صرف امتنا ہی شروع کیا جاتا ہے جتنا نہایت سے نہایت اشد ضروری ہو اور جس کے کرنے کا اپنے میں مقصد بھی ہو۔ چند ایسے بزرگوں کو اندیشہ ہوا جن کے مقام سکونت میں جگہ جگہ سکول اور بورڈنگ ہوس موجود ہیں کئی دانشوا ستر اس سوسائٹی کا یہ مقصد تو نہیں ہے کہ انہیں مقاموں پر سکول یا کالج اور بورڈنگ ہوس اپنے جدا جاری کرے۔ جو محض فضول اور بیہودہ کام ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان صاحبوں کو حقیقت نہیں ہے کہ بعض ضلع کے ضلع بے سکول اور بعض ملک بے بورڈنگ ہوس پھر پھر پڑے ہوئے ہیں۔ باوجود اس کے بالفعل تو یہہ سوسائٹی صرف ایک ہی کام کرنا چاہتی ہے۔ جو سب کاموں سے مقدم اور اشد ضروری ہے۔ اور جسکی ہی تکمیل کے لئے اتنا سرمایہ کثیر درکار ہے کہ اگر خدا کے فضل سے سب بھائی ملکر ہم پہنچا دیں تو بہت ہی بڑا کام اور بڑی شکر گزاری ہوگی +

(باقی آئندہ)
(بندہ صفحہ ۱)



کافکا اور کائیں

جہازی حادثہ

جس کا جنگی جہاز پر بگ نامی افسوس کی بات جو کئی امتحان میں پاش پاش ہو گیا۔ پہاڑ کا پائپ چھٹ گیا جس سے آکٹائیس آدمی تو مرنے لگے۔ نو آٹھ آدمی مجروح ہوئے۔ یہ جہاز کاسب سے بڑا طاقور اور مضبوط جنگی جہاز تھا۔ او حال یہ تیار ہوا تھا۔ اس کا وزن دس ہزار ٹن تھا اور ایک ہزار گھوڑوں کے برابر طاقت رکھتا تھا اس کے پھٹ جانے سے عظیم قومی نقصان ہوا۔

عجیب بات

سیل ایٹمی بیوز ناقل ہے کہ دانش میں ایک عورت ہے جس کی عراب بھلا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میرے دل سے ہمیشہ انگریزی باجھتی رہتی ہے۔ دینی رہتی ہے۔ اس پر انگریزوں نے اس کے دل کا امتحان کیا تو اس میں سے دینی ہی آئیں ان کے کانوں میں بھی آئیں۔ اور وہ بڑبڑکے۔ ان کے دل سے ہے۔ اور جہاں میں کہ یہ کیا عجیب علم ہے جس کی نظیر پہلے کبھی ان کے تجربہ یا شاہدہ میں نہیں آئی۔

پتنگ بازی کے شگوفے

رفیق نرمان ناقل ہے کہ کتبوں میں اکثر میر لگ اس فصل میں بہت کچھ۔ یہ پتنگ بازی میں اڑ رہے ہیں۔ سیلن بدستہ جاتے ہیں۔ اور بڑی باجیت ہوتی ہے۔ چند دور ہوئے کہ یہاں ایک بکس پتنگ اڑا رہے تھے اور ڈو کو اس قدر زور سے گھسیا کہ ایک شخص کے کپڑوں میں جو اڑ رہے تھے

ایک کپڑا کا بازو کٹ گیا۔ جس پر کپڑا بنے سنگھڑا کر لیا اور دونوں میں خوب لٹھ بازی ہوئی اور پھر بال چلیں۔ دونوں طرف کے لوگ زخمی ہوئے۔ اور ایک مری گیا۔ کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے؟

ہم نے کتنی بڑی ترقی کی ہو

یہاں بندے غلامانہ باتا تو کہہ لے گا کہ یہ دوسری قومیں ترقی کا جلسہ مناتی ہیں تو ان کے سانس کا تپ جیسے آواز باجا جانے کا کام اکثر ہمارے مسلمان کے سپرد ہے۔ لوگوں کی روکاوٹیں ہیں۔ پھر صبح کے وقت اکثر جلسوں میں شیو کر تے سانس کی خدمت عوام مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ یہاں شہر خانی کا ذاق اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ کسی قوم کی کوئی تقریب ہماری تہنیت خوانی سے خالی نہیں رہتی۔ مگر ان سب سے بڑا کریہہ سنا کہ کسی مسلمان بھائی نے نویں جہلاں انٹرنیشنل کانگریس کے جلسہ میں جی ایک۔ حیدر نظر پڑی۔ چشم بد واد۔ قومیں تو اپنے اصلی دھرم کے دقیق قومی فائید پر غور کریں اور ہم مسلمان وہاں ان کی وجہ کے قصیدے سنائیں۔

سیام میں سزائے موت کا عجیب دستور

ایک نامہ نگار نے چشم دید واقعہ سیام کا یہ لکھا ہے کہ وہاں جس کسی کو سزائے موت دی جاتی ہے تو ایک عجیب قسم کی رسم بھجھکاسکو ادا کرتے ہیں۔ جس شخص کو سزائے موت دی جاتی ہے اسکو شہر کے باہر ایک بڑے وسیع میدان میں لیجاتے ہیں اور خاص کر صبح ہی کا وقت اس کام کے لئے مختار۔ من کیا جاتا ہے۔ یہ بہ دن عام لوگوں میں ایک غشی کے پھیلنے کا دن سمجھا جاتا ہے اور ہزار ہا لوگ سنے کپڑے پہن آجائے خاص پر جاکر جمع ہوتے ہیں۔ جس طریق پر یہ لوگ خوشی خوشی وہاں جاتے ہیں اس سے ایک عجیبی شکل یہی معلوم کرے گا کہ کوئی جشن کا موقع ہے اسکو گریز خیال

نہ آویجا کہ کج ایک آدمی کی جان کی جائیگی۔ لوگ خوشیاں مناتے ہیں۔ ہنستے ہیں۔ چہا زبان کرتے ہیں۔ اور شہر میں لگاتے ہیں کہ آیا ایک ہی واریں اس شخص کے سر کاٹا جاوے یا نہیں۔ اور ان باتوں میں باجیت بھی ہوتی ہے۔ اسنے میں دل کیسے پیسے ہوئے جاتے ہیں آجائے جس کے ہاتھ میں ایک لمبی تلوار ہوتی ہے۔ جسکو دھڑکے لوگ ڈاؤں ہتے ہیں۔ اور وہ تلوار ہلاتا ہوا۔ اور دھڑا دھڑا لوگوں کے اجنبی میں بھرتا ہے۔ اس کے بعد وہ شخص لایا جاتا ہے کہ جس کے سزائے موت کا حکم ہے۔ یہ شخص ایک شہزادے کے چاہج میں ہوتا ہے کہ جس نے شاہ خاص مور پر مقرر کرتے ہیں کہ ان کے حکم کی تعمیل نہ ہو پوری کی جاوے۔ اس کے بعد اس شخص کے ہاتھ پیر سے پیچھے باندھے جاتے ہیں۔ کانوں میں اس کے پسندیدہ لمبی سٹی بھری جاتی ہے۔ اور آنکھیں باندھ دیتے ہیں۔ چھ اسکو ایسے انداز سے رکھا جاتا ہے کہ اس کی گردن ٹھکی ہے۔ اور گردن کے گرد رنگین منی کا نشان لگا دیا جاتا ہے۔ کہ جس سے اسکا سر کاٹا جاتا ہے۔ یہ سب کام ۱۰ منٹ کے اندر کر دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد جلا دیا گیا ہے۔ تلوار سے ہونے والے ۲۰-۲۵ قدم کے فاصلہ پر جاتا ہے اور خوب چٹخا شور مچاتا اور کوڑیاں تیرے بدن پر مباحوب زور کے ساتھ اس شخص کے نزدیک آتا ہے اور تلوار ایسے انداز سے اٹھاتا ہے کہ گویا سر کاٹنے ہی لگا ہے مگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ وہ پھر پیشتر کی مانند اسکی چٹ پٹ ہٹ جاتا ہے اور اسکی طرح دوڑتا ہوا چھٹے کے آتا ہے اور پھر بٹ ہٹ جاتا ہے۔ یہ تیسری دفعہ پھر وہ اسکی طرح غوغا مچاتا ہوا اندایت زور سے آگے بڑھتا ہے اور تان کر تلوار مانتا ہے۔ اور سر کو دھڑکے سنا ہوا لگتا ہے۔ ہزاروں تماشین جو جمع ہوتے ہیں اتنے صدمہ تنک خوب خوشی اور شقیق کے ساتھ اس نظارہ کو دیکھتے رہتے ہیں اور جب سر دھڑکے آڑ جاتا ہے تو اسقدر ترے ترے اور خوشی کا جوشندہ غوغا بلند ہوتا ہے کہ جیسے کوئی بڑا اچھا کام ہو گیا ہے۔ کبھی کسی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بدقسمت قیدی کا ایک ہی ہاتھ میں سر نہیں

انکا۔ اور اس شخص کی حالت میں جو بڑی حالت اس کی موتی پر اور جس طرح وہ تڑپتا ہے اور اس سے خون پینا ہے وہ بیان نہیں ہو سکتی۔ اس حالت میں تماشین لوگ اپنی خوشی میں مست رہتے ہیں۔ باوجود شیطوں کا شور مچاتے ہیں لیکن ایسی حالت میں جہاں کو بھی جان کے واسطے مچاتے ہیں۔ کسی دفعہ اس غفلت کے لئے اس کا پناہ سکا جاتا ہے پھر دوسرا آدمی تلو الیکڑی طرح تہہ پر اور مجرم کا سر کاٹ دیتا ہے۔ بعد ازاں وہ اندر سے اس کریم کے قتل کا چہرہ شامنے دیکھتا ہے وہ مجرم کے پیروں کی انریاں کاٹ کر شاہ کے سامنے پیش کرتا ہے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ اس نے حکم کی تعمیل جو جیہ اسمن کر دی۔ اس کے بعد لوگ اسی طرح خوشی خوشی اپنے مکانوں کو واپس چلے جاتے ہیں کہ جیسے کسی جیسے سیٹے سے آئے ہیں +

امیر کابل اور عزم انگلستان

امیر صاحب کے چیف انجینئر سرین نے ولایت پیکر ہم شہر چھڑا ہے کہ امیر صاحب کو ولایت ضرور ملنا چاہئے۔ قصہ یہ بظاہر کیا گیا ہے کہ انگلستان کی شان و شوکت کو فرجاء و جلال کا پھر افشہ وہ دیکھ آئیں اور جب وہ چشم خود لندن اور اس کے مصافحات کی سر کر گئے تو انگلستان کی عظمت اور طاقت کا ٹھیک اندازہ کر سکیں گے۔ اور ان کی آنکھیں کھینکیں کہ ہر قوم کیسی مہذب اور زبردست قوم ہے اور اس نظارہ سے اس کے رعب و دہ کا ایک منتقل اثر اپنے ساتھ لے جائیں گے +

ہم امید نہیں کرتے کہ سرین کی رائے پر کوؤنٹ ملدر آمہ کرے گی اور امیر صاحب کو بہانہ کرنے کی سلسلہ جنبا کی کیا جائیگی جسے جان تک غور کیا ہے ایک ایسا اندھا خیال معلوم ہوتا ہے جو اس کے لئے کہ سرین اپنا رسوخ کابل اور انگلستان میں زیادہ کرنا چاہتے ہیں اور کوئی حاصل اس تحریک کا نظر نہیں کرنا۔ یہ فرض کر لینا کہ سلطنت برطانیہ کی عظمت کا صحیح اندازہ

اسوقت ہو سکتا ہے کہ خود امیر صاحب ولایت جانیں درست نہیں ہے۔ امیر عبدالرحمن ایسے نادان نہیں ہیں کہ وہ یہ بھی جانتے ہوں کہ ہر شے کو منہ سے جس کی طاقت پر دہ ہرگز دوسرا تعلقات کے استحکام میں کوشش کرتے اور روس کی حفاظت کا سہارا دھونڈتے جس کی طاقت کا اندازہ وہ بخوبی کر چکے ہیں اور مدت تک روس کے ولیفہ خوار رہے ہیں۔ روس کی جو تہمتی غضب و ملکی گیری کے حالات جن کو ہم لوگ سن سن کر منتظر ہوتے ہیں وہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اگر اس کا قابو چلا تو وہ افغانستان پر حملہ آور کیا موقع ہاتھ سے نہ گے اور وہ خود اس زبردست فاصیہ کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اور ایسے نڈک موقع پر اگر کوئی طاقت ان کی پشت پناہ ہو سکتی ہے یا ان کی دستگیری کر سکتی ہے تو وہ ہر شے کو فرسٹ ہو جس نے اس پر بے شمار جہان کے میں جسے انکو کابل کا آزاد فرمان دیا ہے وہ وہ گناہ کی حالت میں روس کے قیل و دلیفہ پر آج اپنی زندگی بسر کرتے ہوتے۔ انکو یقین ہے کہ انگلستان کابل کو اپنی کرنا نہیں چاہتا وہ دوسرا بیخ کنی کی بجائے جب یہ خیالات امیر صاحب کے دل میں شکم ہیں اور دوسری میں تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ ہم ان کی طرف سے ہمیشہ بگڑ رہیں۔ اور اسی فکر میں گئے ہیں کہ ہمیں انکی امداد متفرزل نہ ہو جائے۔ اس واسطے کہ امیر صاحب کو انگلستان میں مدد کرنا صرف فضول ہی نہیں بلکہ خطرناک ہے کیا یہ بات پوشیدہ ہو سکتی ہے کہ کس مصلحت سے ان کو ولایت دیا جاتا ہے جو امیر صاحب کو یہ معلوم ہو گا کہ انگلستان کو ہماری دوستی کی اس قدر محتاج ہے کہ اس کے استحکام کے لئے اس قدر کوشش کجائی کرے جو اس کے کہ ہماری عظمت کا خیال ان کے دل پر نقش ہو جائے کہ دوسری ثابت ہوتی ہے کہ ہم ایک اپنی حکمران کی ہستی کو اس قدر معتزم سمجھتے ہیں۔ اور وہ اپنی ہستی کو (جیسا کہ نمونہ ایشیائی حکمرانوں کی عادت ہے) نہایت عظمت کی نگاہ سے دیکھتے اور جب ان کے دماغ میں یہ گائی تو ممکن ہے کہ ان سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جو کہ غور

کی حالت میں انسان سے ہونی امید نہیں ہے۔ کز و طاقتوں کے ساتھ خاطر مدارات۔ مروت۔ تلفت سب کچھ جائز ہے لیکن غفلت مراتب کو ملحوظ رکھ کر۔ نہ اس قدر سختی کہ وہ ہزار ہوں جائیں اور نہ اس قدر نرمی کہ سر پر چڑھ آئیں۔ پس ہماری رائے میں امیر صاحب کو سفر یورپ کی تکلیف دینی چاہئے اور اگر یہ سفر دیر کجھا گیا ہے کہ وہ انگلستان کی عظمت کو صحیح روشنی میں محسوس کریں تو لندن اور تو متنبہات انگلستان کا مفصل حریفہ موعظہ جات دیدار دہ۔ کے فارسی پر ترجمہ کر کر ان کے پاس تحفہ بھیج دیا جائے۔

ہم نہیں جانتے سرین کا کیا خیال ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان میں ہر شے حکومت کابل کی دوستی کے عہد سے پر قدام ہے ہم تو سرے سے اس پالیسی کے خلاف ہیں کہ روس کے حملہ کو دور رکھا جائے ہم تو یہ پسند کرتے ہیں کہ بعدی تھنیہ ہو جائے۔ روس ہمارا۔ روس آٹامی۔ سننے سننے کان بہرے ہو گئے۔ اور روس کا دشمنہ دور نہوا۔ نہ روس صاحبہ تشریف لائے۔ کیوں نہ وہ بد و مقابلہ ہو کر اس کو مڑا چکھا دیا جائے ایسے تو ہم کمزور نہیں ہیں کہ کابل کو سپر ناکر اس کی آہ میں پناہ لینا غنیمت سمجھیں جس قدر سپر آج تک کابل کی دوا ٹرائیوں میں پہاڑی اقوام کی سرکوبی میں صرف ہوا اور امیر صاحب کو بطور سالانہ امداد کے دیا گیا اتنے زکریہ کے صرف سے ہم روس کو وسط ایشیا سے پیچھے ہٹا سکتے تھے اور آئے دن کی تشویش سمجھ سکتے تھے جب اس نے جنگ ہونی لازمی ہو اور یہ سب جانتے ہیں کہ ایک روز ہر چھٹگی تو کیوں اتنا موقع اس کو دیا جائے کہ وہ خوب تیار ہو کر آئے جنگ اس قدر فضاک نہیں ہے جس قدر جنگ کا اندیشہ +

(باقی آئندہ)

ملک اور شہر کی مختصر خبر

لندن کے چوک نرغال میں... آرمیوں کا پرچش جلسہ سہا جس میں اتفاق رائے سے قرار پایا کہ موس آف لارڈز کو معاف کرنا چاہئے کیونکہ وہ ملک کی خواہشوں کی ناجائز مخالفت کرتا ہو۔

انگلستان میں اعلیٰ تعلیم رعایا پر ہمہ کرور روپیہ سالانہ سرکار خرچ کرتی ہے۔ اور ہندوستان میں ۳۳ کروڑ باشندوں کی تعلیم میں صرف ۸۸ لاکھ روپیہ دیتی ہے۔

شہنشاہ جرمنی کے فرس بے ملک کے ساتھ صلح کرنے سے ان کی محبت ملک میں بہت بڑھ گئی۔ بہت بہت ہونے پر فرس موصوف کو گاڑی میں بٹھاکر شہر برلن میں گاڑی خود لٹائی۔ پرنس مہارک کے تے اور جانے پر شہنشاہ جرمنی خود دیوے سیشن پر ان کے استقبال کو گئے۔

پرنس موصوف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ جرمنی روس سے دوستی رکھے اور فرانس و انگلستان کی مطلق پروردانہ کہے۔

گرینچ کے رصد خانے میں ایک شخص سختی بوڑوں ہم کا گولاجھوڑا چاہتا تھا۔ لیکن گولاقبل انوقت گرا جس سے حادثہ ہوا۔ اور شخص مذکور آپ ہی نشا نہ اہل ہو گیا۔

فرانس میں بحری و بری فوج کے کھڑا فوجوں کو ملنے کے باعث رعایا بلی جاتی ہے۔ یہی حالت دیگر طاقتور ملکوں میں بھی ہے۔ اور سب لوگ حیران ہیں کہ اس کا کیا انجام ہوگا۔

لارڈ الگن صاحب افیون کی سرکاری تجارت کا توڑ دینا چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ شکر میں چھوٹ اور تماشوں کو سختی المقدور روکیں اور جہاں تک ممکن ہو تخفیف کریں۔

آرمیہ دہرم کہہ شک لکھتے ہیں کہ آرمیہ سلج میں اہلی

شناختی تب ہو سکتی ہے کہ آرمیہ دت کے چالیس لاکھ آرمیہ گشت کھانا شروع کر دیں۔ یا صرف چار گریہ مہاشی اس کا کھانا تھیں بڑک کر دیں۔

خبر ہو کہ مہاراجہ جودہ پور ایک شلخ ریلوے پجباروہ براہ امر کوٹا کر اجمی ننگ بنوائیں گے اس کے لئے ۵۰ لاکھ روپیہ پانچ پانچ سو کے حصوں میں اہل مارواڑ سے جمع کیا جائے گا۔ **راجپوتانہ** کی مغربی ریاستوں میں ۱۸۹۸ء و ۱۸۹۹ء میں پست کی کاشت کی جاتی ہے۔ اور اس میں ۳۴۵۰۰۰ من افیم پیدا ہوتی ہے۔

آگرہ کا اخبار لکھتا ہے کہ ہمارے آگرہ میں آج کل چوریوں کا دھڑل دھڑل ہے۔ اور تعجب یہ ہے کہ ایک محلہ میں تین تین چار چار جگہ چوریاں ہوتی ہیں۔

بقول کوہ نور لکھتے ہیں ایک مسلمان صاحب پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں مسیح کہتے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو قلعہ کی مرزا صاحب کے ایک حریف کھڑے ہو گئے ہیں۔

لکھنؤ میں بھی گنج میں ایک بڑے کئی آدمی سنگریٹے ہوئے آئے کی دوشیاں کھا گئے جن میں سے دو آدمی مر گئے۔ یہہ آماجہ ہوں کو مانے کے لئے تھا جو گھروالوں کی مخالفت سے کھانے کے آئے میں مل گیا۔

کوئٹہ کی خبر ہے کہ اس طرح ڈیشل کشن کی عدالت کے ناظر صاحب ۲۴ روپیہ سرکاری کے ضمن کرنے کی پاداش میں ایک سال قید اور ۲۴ روپیہ جرمانہ کے سزا یافتہ ہوئے۔

سندھ میں کراچی سے درج دوم پر مقام سکھ بھجوا جائیگا چنانچہ عدالتہائے کلکٹری کسشن بورڈرانہ کے دفاتر شکار پور سے سکھ کو منتقل کئے جانے کا حکم ہو گیا ہے۔ سر شہتہ آبرسانی بھی سکھ میں جاری کیا جائیگا۔

لاہور میں ایک دہ سالہ بڑا پتنگ بازی کی بدولت کنوئیں گر پڑی۔ اور ایک لڑکا سہ منزلہ مکان سے گر

کر گیا۔ پتنگ بازی اس ملک والوں کے پیچھے ایک بڑی بدلائی ہے۔

جالتندھ میں ایک شخص نے چوری کے مقدمہ میں پولیس کو دھکی دینے کے لئے اپنی خود سال لڑکی کو زمین پر پٹک کر مار ڈالا تھا جس کی پاداش میں اس کو پچاسی روپے کی ایک اخبار لکھتے پٹکشی احمد علی خان ڈپٹی کلکٹر سہا پور اجلاس کر کے بھیج اور سندھ دست اپنے مکان کو آئے اور چنگے پئے سوئے صبح کو دیکھا تو مردہ تھے۔ یہہ بھی لکھتا ہے کہ آپ کے ساتھ ایک علیل بھی موجود تھی جو پولیس میں بھجی ہوئی ہے۔

دہلی ۱۸۔ ماہ جمال کو ایک گورہ نے پھر پر صندوق سے خود کشی کی وجہ خود کشی ہنوز معلوم نہ ہوئی بروقت معلوم ہونے کے وجہ اخبار کی جانگی۔

دہلی۔ دیوانے کتے کے کالے کے علاج کے لئے ایک ہسپتال مقرر کرنے کی تجویز ہوئی اس کے لئے کم از کم پانچ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہے۔

آج حضور وائسرائے کی خدمت میں ایک ایڈریس خیر مقدم منجانب مجلس پوریشین و انگلو انڈین مش ہوگا۔ **حیدرآباد** و دکن میں ریڈیٹ کے نئے حکم دیا کسی عہدہ پر کوئی شخص بحران کی منظوری کے مقرر نہ ہو۔

مہاراجہ صاحب گیلگا و سختی سیاسی کی ناطقہ سے نہایت خیف و لاغر ہو گئے۔

کشمیر میں صرف ۲۴ ہزار روپیہ ایک ہسپتال پوریل کے لئے بیٹھا۔

مدرا اس میں غلیم دش دریافت ہوئی کہ تاکو کا حصول چنگی نہ دیتے تھے۔

لاہور میں انتظام لوکل سلف کے خلاف انگیزی اخبار نے شور مچا ناچا۔

سین جیکہ عورتانِ نعلیم اور بیان کے ساتھ ایسی بے تعلقی سے بچے ہوئے ہیں۔ توبہ بات
 اُن کی سبھی کو اُنہی زیادہ مضبوط کرتی ہے جب کہ عورتوں کے ہیں۔ کہ وہ وسیع کی ذات اور صفات
 سے طعینِ طاقت رکھتے ہیں۔ یہاں کہیں کہ ان عورتوں کے، اور یہی کے درمیان کامل طاقت
 اور طاقت ہے۔ وہ ایک بالکل فوق الفطرت شخص کا پر کیا ہے۔ اور یہاں ہونا کا وہ خود صاف منہ
 دعویٰ کرتا ہے: "ان سب باتوں کے مطابق میری سچ ہے کہ وہ ایک فوق الفطرت شخص کے کام کی
 لڑکیوں کی ہے، ایک شخص کا کام کرنا فوق الفطرت باتوں یعنی عورتوں کا وقوع میں آنا یا نیلا
 کہیں کہ اس کے لئے سب سے زیادہ مکمل ان اعلیٰ ترین معنی میں ایسا معمولی ہے۔ جیسے آدمی کے لئے
 مصلح اعمال باطنی کرنا ہے۔ جو اعلیٰ ترستی میں عورت ہے۔ نہ تو کسی مضمون میں ڈاکر کرتا ہے کہ جو
 دین پر عورت ہیں۔ وہ اس کا پرستی باطنی ہیں۔ یہ تو سب سے سیدہ و شہید ہے۔ اور وسیع کے ساتھ
 منسوب کرنے میں وہ میری نکلتا ہے کہ جو کو اعلیٰ ترین عورت، کھلائی دیتے ہیں۔ اس کے لئے
 معمولی باتیں نہیں، ہم معلوم کرتے ہیں۔ کہ اس امر میں ایک طاقت ہے کہ یہ وسیع عورت، کھلائی
 کیونکہ وہ وسیع عورت خود میں یہ خیال کرنا محال معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ حرف اسے نہ سمجھتا ہے نہ جانتا
 انہماک کے ذمہ کی سرکس ہے۔ یہ ایک بنیادی قانون ہے کہ ہر ایک شے اپنی خیر کے مطابق کام کرتی
 ہے۔ اور وسیع کے لئے اپنی حقیقی خیر کے مطابق کام کرنا، اعلیٰ ترین معنی میں فوق الفطرت کاموں کا کرنا ہوتا
 ہے۔ بات خود ایک عورت کو اگر عورت نہ کرنا، تو یہ ایک سب سے بڑا عورت ہے۔ ہوتا ہے +
 میری یہ امر باقی لایا ہے۔ کہ وسیع کے عورتانِ نعلیم و طہانہ۔ یہ معنی عجیب الفطرتیاں، یا اعلیٰ تر
 مستند، اور یہی معنی کے عورتان کی مانند نہ تھے۔ بلکہ خلاف اس کے وہ چوکھند وسیع میں تھا۔
 "وہ چوکھند اس کے مفصلہ عورت تھا۔ اس کے حقیقی لہذا رات تھے۔ اور یہ طلب نشان تھے۔ وہ فطرت
 اس کی ایک بات۔ اور اس کی تعلیم کی اہم تھی بلکہ وہ صدق کی تعلیم دینے۔ اور یہاں تک
 تعلقی و سب سے تھے۔ وہ تنازعہ صفت پر جو "اور سند پر۔ بنیادی، حیوانی مصلحت، یہ انسان کے
 مستند۔ اور اس کے خاتمہ ہوتا ہے۔ اور اس سے وہ ثابت کرتے ہیں۔

خیال کرتے ہیں کہ وہ عورتوں کو ڈرا سکتے۔ اور تمام اپنے خداوندی آپس کو قبول کر سکتے ہیں
 اس لئے اس حقیقت پر زور دینا مناسب ہے کہ عورتوں کے عورتوں کو اس کے بیان
 گفتگو۔ اور تعلیم کے ساتھ بنے ہوئے ہیں۔ وہ بعض وقت ایسے عورتوں سے ہوئے ہیں کہ
 بغیر بنیاد شے سے اور تہمتی بیاد کرنے۔ اور اگر تعلیمات کو انہیں ہم کرنے کے ہر گز ہذا نہیں ہو سکتے
 ہم اس بات کو اپنا جزا دینا کو سر کرنے کے عورتوں میں، باب میں مصلحت ہے۔ زیادہ
 صفائی سے دیکھتے ہیں جیکہ اس درس کو عورتوں کی دلی کی بات ہی پڑتے ہیں۔ اور پھر اس کو
 تعاد کے مردوں میں سے ہی اٹھنے کے بیان میں۔ بوجھ اب میں صاف دیکھتے ہیں۔ کیونکہ
 اس تعلیم میں وہ گفتگو عورتوں کے ساتھ قریب پر مشتمل ہے۔ اور یہ عورتوں میں زیادہ دشمنی
 کو بڑھانے کی عادت ہوتا ہے۔ ہم اس بات اعلیٰ کے و باب میں پولوس کی حالت بدلی کے
 بیان میں دیکھتے ہیں جس میں وہ اجازت سوال و جواب اور متبعی زندگی ناقصی سے سے
 ہوئے ہیں۔ پس کوئی کوئی زیادہ قریب قاصد نہیں ہو سکتی۔ نسبت اس طریق کے کہ جس میں اسے
 عجیب و غریب نہیں۔ اپنے پہلے سے بنے ہوئے عورتوں کو اس حقیقت سے ایسے بیانوں کے
 ساتھ سلوک کرنے کو مجبور ہیں۔ کیونکہ وہ ان حقیقتوں۔ گفتگو۔ اور تعلیم کو قبول کرنے کو عورتوں
 کو رد کرتے ہیں۔ اگرچہ ان کے لئے بھی ٹھیک و سچی کو ابھی موجود ہے۔ جس کی ان باتوں کے
 لئے جنہیں وہ قبول کرتے ہیں۔ عورتوں جیسے کہ گوتے ڈاکر تہا ہے۔ اپنی تہا کے بدلے کے
 اور عورت ایک کا چلی نہیں ہیں۔ جیسے کہ انٹرلوگ لمان کرتے ہیں۔ بلکہ وہ خود اس جالے کا
 ایک حصہ ہیں۔ اور اس کے بقول ڈاکر گوتے ہمارے خداوند کے معمولی کاموں۔ اور یہاں
 اور اس کے عورتوں کے درمیان تفریق کرنا ایک غیر ممکن کام ہے۔ وہ سراسر ایک دوسرے
 میں بنے کی مانند بنے ہوئے ہیں۔ وہ صرف پوشاک کو پارہ پارہ کرالنے کے بغیر جالے
 نہیں ہو سکتے۔ یہ ایک عظیم اور تعلیمی حقیقت ہے جو عورتوں کے لئے عورتوں کی کوئی
 کو بڑا اور اور مضبوط کر دیتی ہے +

یہی نہایت دور اور بلوں وہ اپنے کمر لاء مقادور فوت کے امکان سے بے فکر نہ تھاکو
بہن وقت وہ شراب پو کی چیز کی حقیقت کا ثابت کرنے کے لئے کافی وجہ پیش کی لیکن یہ
دین نے باہر ایسا کیا کہ اس کے قتل کے جو سبب تھے وہ بلا ذرا دہلیا نہ پیش کر سنے کے لئے جسوی
کو ضرور تھا۔ کہ ایک مرد غرض کرنے وہ کہ سنے میں وہ مقتول کی شہادت میں لانا کہ ملوثی کے
عالوں اور دیکھوں کی ایک کہیں ملے جوتی وہ ایک لاش کو چن لیتے۔ اور از روئے علم اسکو
استحان کر لیتے کہ وہ حقیقت میں مرے وہ یہ وہ ایک کہ وہ جس میں نہ لاش پیا سے منکر کر لیتے۔
مگر یہ شہد جو جوتی میں نہ تاقی بہت ہی بہتر تھا۔ انھوں نے وہ لازم ضروری پیش کیا کہ لیتے۔
اور بے دروز و دشمن میں ایک شہادت میں جس کے دروزہ... عمر اس شرط کو کافی حد تک میں کی قوت
میں چھوڑتے ہیں۔ لیکن جو کہ اس طور پر ایک باب چند باب لاش کی کافی ہوتا ہے جو ضرور
مختلف حالتوں میں۔ اور مختلف لاشوں کے اور باب باب لاش لاش... جس میں ضروری شہادت لیا
یہ شہد بیان کر دیکھ میں جس شخص میں باہر نہیں معلوم کرنا۔ کہ اس شرط کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن
علاجی وہ اس طرح کی وجہ سے۔ اور اس مقلد طریق سے جس میں نے جو سب لوگوں کے حالات
اور ضروریات کے موافق کہے جاتے تھے۔ اور جو ایک حقیقی کہیں میں سے ایک کہیں میں اس
کے علاوہ۔ اس بیان کہہ سکتے ہیں کہ اس نے طریقے سے خود نہیں کی بھی ہو کر کہیں نہ توفی
کی کہ وہ دیکھتا ہے کہ اس میں اس کی توفی... کہ جو جوتی میں جس واقعہ میں نہ تھے۔ اس سے
زائد میں کہ اس شخص میں جو دیکھتا ہے وہ نہ کہ جسے جو اس کو اس وقت میں واقع ہوئے کہ
ہوئے۔ اور وہی جو اس شہادت میں کہ اس کی کا توفی... کہ خود یہ تو ضرور وہ مقتول حلقہ پانچویں کے دھڑ
میں شہد کہ جوتی بہر حال وہ مقتول کہیں نہیں تھے۔ اور جو جوتی میں نہ تھے۔

کے خلاف نہ تھا

کہ اس شخص نے اس سے جو نے جو شخص کی خاص کتاب میں اس شخص کو نہ تھا۔ اور اس میں
میں جو اس کے حق میں کہیں تھا۔ اور مقتول کہ اس میں نہ تھا۔ اور اس میں نہ تھا۔

وقت کو نہ تھا۔ اور اس میں نہ تھا۔

کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا کو خدا ہو۔ وہ جو جوتی بہت شہادت تھے۔ اور اس میں جو شخص ہوں کا خدا
تھے۔ اور اس سے وہ ظاہر نہ تھے کہ اس کی رسالت ایک جہ۔ اور وہ شخص بہت شہادت تھے کہ وہ اس میں
کی نہ تھی۔ اور وہی نہ تھی کہ اس کی قیامت۔ اور نہ تھی کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
جیسے کہ اس کی قیامت۔ اور اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کی شخصیت۔ کہ اس کی قیامت اور رسالت کے ساتھ جو اس وقت تھے جس میں وہ
یہ جو جوتی نہ تھے کہ اس کی قیامت اور رسالت کے ساتھ جو اس وقت تھے جس میں وہ

ہم رہا شہادہ کو اس رسالت کے ایک سادہ بیان کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اس جوتی میں جو جوتی ہیں
عظما و عظام کا ایک نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
کے جانیں نہ تھے کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
ایمان سے جو جوتی نہ تھے کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
تعلیم میں جو جوتی نہ تھے کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
الہام سے جو جوتی نہ تھے کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
دولت اور الہیت کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
یہی کہ جوتی نہ تھے کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
گوئی اس کی ناک یا قیامت نہ تھے کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
نہیں یہاں نہ تھی کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں
کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے جوتی نہ تھے کہ اس کے توحید کیا ولادت کر تھے کہ اس میں جو شخص ہوں کا خدا ہو۔ اور اس میں

(تھا نہ تھا)

اس باطلی ہو

بقیہ روئیداد

نمبر ۱۴- کاغذات منظوری روپیہ +

بابت جلد بندی جسٹس - ۱۰۰۰۰۰

بابت جلد ۲۴ سیٹ شدہ بصرف ۱۳

بابت دستی بند چمچہ چاہ ۳۳

بابت مرمت چاہ ۱۳

بابت چندہ مویشی پھاگ ۱۳

بابت چندہ سیڈیکل ۱۳

بابت چندہ کلاک کشن ۱۳

بابت خچ کفن دفن ۱۳

بابت خچ ۱۳

بابت دستی چاہ ۱۳

رقبات مندرجہ کا دیا جانا منظور کیا جاوے +

نمبر ۱۵- کاغذات اجراءے نوٹس +

نام ملزم ۱۳

روپاستری ۱۵۲

نوٹس عیادی ایک ہفتہ واسطے صاف کرنے نالی خام

بنام روپاستری جاری ہو کہ آئندہ صاف کرے زیر دفعہ ۱۵۲

ایکٹ ۲۰ سلسلہ +

ہرجن سنگہ مختار ویس گزیاں زیر دفعہ ۱۵۲

زیر دفعہ ۱۵۲- ایکٹ ۲۰ سلسلہ نوٹس عیادی ایک ہفتہ

واسطے صفائی زمین ملکیت بہادی ارجن سنگہ ویس باگڑیاں

بنام ہرجن سنگہ مختار عام جاری ہو +

بابو عنایت حسین یہ محلہ پکھینڈ گنج زیر دفعہ ۱۵۲

زیر دفعہ ۱۵۲- ایکٹ ۲۰ سلسلہ نوٹس عیادی ۲۰ گھنٹہ

واسطے صاف کرنے زمین ملکیت اوسکی بنام عنایت حسین

جاری ہو +

سردار فیاض محمد خان - محلہ بانڈگان - زیر دفعہ ۱۵۲

زیر دفعہ ۱۵۲- ایکٹ ۲۰ سلسلہ نوٹس عیادی ایک ہفتہ

بنام سردار فیاض محمد خان واسطے صفائی شکرک جو اس نے

مطلبہ سے روک لی ہے جاری ہو +

انٹیمٹ رام کسنت نام محمد عمران دفعہ ۱۵۲

زیر دفعہ ۱۵۲- ایکٹ ۲۰ سلسلہ نوٹس عیادی ایک ہفتہ

بنام انٹیمٹ رام و سنت رام مالکان واسطے اوٹھانے طلبہ

کے جاری ہو +

نمبر ۱۶- کاغذات نیلام صندوق چلی و تین کنسٹر

کرو میں تیل خالی شدہ ۱۳

اطلاع ہوئی داخل دفتر ہو +

نمبر ۱۷- رپورٹ فنانشل سب کمیٹی رزلویشن

نمبر ۳- مورخہ ۱۵- اپریل ۱۹۹۳ء دربارہ بری کرنے غلامان و

کریکٹس بعت غبن بمحصل ۶۶۶۶۶۶ گڈہ چپی +

رپورٹ سب کمیٹی منظور کیا جاوے آئندہ کے لئے ناگزیر

کو فہریش ہو کہ غفلت نہ کرے بصورت غفلت موقوف ہوگا

نمبر ۱۸- خلد و کتبت درہ مخلوطی علیہ پراونش ولولکل

پبلک ورکس +

تجویز ہوئی چونکہ معاظر غرض طلب ہے ایک کمیٹی سب کے

سید ہو جس میں صاحب ویس پریذیڈنٹ و سیکریٹری

صاحب شامل ہوں واسطے ہو +

نمبر ۱۹- کاغذات دی جانے دنگ و سٹول بورڈ

سکول لودیا نہ نمینہ بے تعداد ۱۳

حسب نمونہ موجودہ کمیٹی کے تیار کئے جاویں اور

معرفت سب کمیٹی تعلیم تیار کئے جاویں +

نمبر ۲۰- کاغذات دربارہ ترقی تنخواہ تاج محمد خان

سکول گلارک +

ترقی تاج محمد خان سے سے منظور کئے

جاویں +

نمبر ۲۱- کاغذات دربارہ تنخواہ سب انعام علیا

ص روپیہ انعام کا دیا جانا منظور کیا جاوے +

نمبر ۲۲- رائے مول ہرجن بہادر حسب رزلویشن

نمبر ۲۲- مورخہ ۱۶ جون ۱۹۹۳ء دربارہ نوٹس جانے پاجانہ

ہائے آہنی +

نمبر ۲۳- کاغذات منظوری کمیٹی جانے ۲۲ بیلدر

واسطے صفائی نالیات برساتی تمام برسات +

تجویز ہوئی کہ تقرری ۲۲ بیلدر ان بٹا سہرہ لکھ باہوار

تا ایام برسات منظور کیا جاوے +

نمبر ۲۴- مخیمہ چوکنہ نالی پیش دروازہ مکان کلا

شہزادہ شہپر صاحب مرحوم ۱۳

اسٹیمٹ کمیٹی کا منظور کیا جاوے +

نمبر ۲۵- رپورٹ سب کمیٹی شفا خانہ لودیا نہ دربارہ

دی جانے ۱۰ اوٹمانہ شفا خانہ کو +

یکت سال آئندہ سے لکھ روپیہ مامواکی

ادارہ دی مار روپیہ ادا و تعمیر کر دیا جاوے او کمیٹی نوٹس

کرتی ہو کہ اس وقت بجٹ میں گنجائش نہیں ہے +

نمبر ۲۶- رپورٹ سب کمیٹی مانع دربارہ

دی جانے ضمیمہ جوسہ +

ضمیمہ ضررہ بھوسہ منظور کیا جاوے +

غور طلب

کیونکہ تم اس سے خوب واقف ہو کہ کوئی حرام کار

یا ناپاک - یا لالچی - جو بہت پرست ہے - سیج اور خدا کی بادشاہت

میں میراث نہیں پاتا +

انبیوں ۵: ۵ - +

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی رپورٹ

نہایت کتب جو عام میل خانوں میں پھیل چکی ہیں اور سکول کے کادر میں

کتب متفرق

عین الحیات - اردو - ۲۰ تحفہ غنا - اردو ۲۰
حسن الغصص - اردو - ۲۰ القاب سبکی ۲۰
دین معرفت - اردو - ۲۰ مسیحی سافر عجیبہ تصویر نگین اردو میں عہد و عہد
ہدایت الودعین - اردو - ۲۰ ہر ملت تشبیہ اردو ۲۰
عقاید و فرائض - اردو - ۲۰ اولاد میرۃ المسیح - روس ۲۰
بائبل کی آیتیں دھوڑے حصے کی جنتری - روس ۱۱
پارلے اور نئے عہد نامے کی انجیل ۲۰
انجیل کی منادی روس - اردو - ۲۰ انتخاب سبکی روس ۲۰
ششہ سکول کی جنتری روس - ۲۰ انجیل داؤد ۲۰ ۲۰ ۲۰ ۲۰ ۲۰
ہدایت الاطفال اردو - اردو - ۲۰ ہدایت الاطفال اردو ۲۰
جنگ مقدس اردو و روس ۲۰ ۲۰ ۲۰ ۲۰
سیح ابن اللہ روس ۲۰ - مستورات بائبل روس ۲۰
بائبل کی کہانیاں بانصیر اردو و پنجابی و روس فی حصہ ۱۱
انفصال و ملاکت سبج اردو ۲۰
سچے آدمی کی تاریخ اردو - ۲۰ تعلیم الاطفال اردو ۲۰
تعلیم السبج اردو - ۲۰ دس احکام کی تشریح حکایتیں ۲۰
در حرکت ۲۰ حصہ اردو (۱) ایل - ۱۰ - اسی ہی حصہ - ۲۰
(۲) حرکت مجلہ بھی و قیمت پل سکتی ہو

ہمارا بادشاہ اور شفیق روس ۲۰
یہ کتابیں میل خانوں کے لئے نہایت مفید ہیں
کے علاوہ سبکی مذہب کے متعلق قسم کی کتابیں اور میل
مختلف زبانوں انگریزی - اردو - ہندی - پنجابی وغیرہ
میں موجود ہیں۔ خط و کتابت اس پتہ پر ہونی چاہئے +

المنشہ
انارکلی لاہور

اشٹھار

ایک عیسائی کی ضرورت ہے کہ جو پریمی ڈیپارٹمنٹ
میں ہیڈ ماسٹری کا کام کر سکے - پر یہ ضروری ہے کہ درخواست کنندہ
انٹرنس پاس ہو - تنخواہ مبلغ ۵۰۰ روپے ہوا اور مکان
رہنے کو مفت ملے گا - درخواست جناب پرنسپل صاحب
سینٹ شیفینر ٹائی سکول دہلی کی خدمت میں بھیجی جائے +
موظف ۲۰ فروری ۱۹۰۷ء

اشٹھار

حرف تین - پر یہ میں بھی چھاپے خانہ دم کے دم میں
اردو انگریزی فارسی عربی ہندی ناگری کارڈ وغیرہ پر جو چاہے
چھاپ لوزیک کا پرچہ پریس کے ہر راہ کو جلد نکال دینے چھاپا دے گا
۲۰ اشٹھار ابو محمد نجم الحق سوداگر گلگتہ کو لوگوں کو کثرت جمعہ خان

اعلان

اگر کوئی صاحب : اگر مرڈک صاحب کی تصنیفات کو جو
زبان انگریزی میں ہیں پڑھنا چاہئے تو وہ : اگر صاحب
موصوف ساکن مدراس - یا میتھوڈسٹ پبلیشنگ ہوس
لکھنؤ سے قیمت ذیل بھیج کر منگو سکتے ہیں :-

تھیو صوفی : میرے ہوطنوں سے ایک پیل ۱۰۰۰
تھیو صوفی کیا ہے : ۱۰۰۰
سینٹ شیفینر ٹائی سکول دہلی کی خدمت میں بھیجی جائے +

مسٹر سینٹ کون ہے - اور وہ ہندوستان میں کیوں گئی ہے ؟
ہندوستان حال و ماضی
تھیو صوفی کیا ہے : ۱۰۰۰
ان سب کتابوں میں سینٹ شیفینر ٹائی سکول دہلی کی
تصویریں بھی پائی جاتی ہیں +
ڈاکٹر مرڈک صاحب : بت سے مدرس میں سکونت
پذیر ہیں - اور اپنی زندگی کا بڑا حصہ دینی اور تعلیمی کتابوں کے
تصنیف کرنے میں صرف کیا ہے : اب وہ کرسٹین لٹریچر
سوسائٹی کے جو ہیڈ کرسٹین لٹریچر ڈسٹرکٹ
سوسائٹی کے نام سے مشہور تھی سکریٹری ہیں +

وفات

بافوس لکھا جاتا ہے کہ سی بی بی سکول لودیا
کا طالب العلم امام العین نے لاہور کے مسو پاپٹل
میں بتایا ہے - ۵ فروری سندھواں وفات پائی +
وہ مرض سپائٹ (ریڑھ) میں مبتلا تھے کہ معالجہ کے
لئے دہلی گیا تھا - مرض نے یہاں تک ترقی کی
کہ بالآخر فالج ہو گیا +

امام الامین : ام انیسٹیک اپنے نجات باد
خداوند مسیح پراس پمان میں قائم رہا جس کا اقرار
کر کے پانچ برس گذرے اس نے باہری چترجی
صاحب مشنری ہر پش یار پور کے ہاتھ سے ہتھیما
پایا تھا +

سنہ ۱۲۷۰ء : سکول کی ایمان بخش حالت کی نسبت ایک
مستبرجہ ہمارے پاس آئی جو کہ وجہ عدم نگاہیں نہ نہیں
کر سکے - لکھنؤ : پرچہ میں اسکو شائع کریں گے + ڈیٹر